کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا تھا جو علمی حلقوں میں بہت مقبول ہوا ۔ یہ کتاب بھی ان کے سوز اور جذبۂ ایمانی کی ترجمان ہے ۔ اس مختصر بحث میں انھوں نے اسلامی تصوف کے اندر غیر اسلامی رجحانات کی نشان دہی کی ہے اور آخر میں بتایا ہے کہ وہ طریقت جو شریعت سے آزاد ہو وہ سراسر گمراہی اور ضلالت ہے ۔

پس طریقت چیست اے والا صفات
شرع را دیدن بہ اعماق حیات

الحکمۃ فی مخلوقات اللہ تالیف ۔ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ ۔ ترجمہ :۔ مولانا محمد علی لطفی ۔ تعارف جناب مفتی محمد شفیع صاحب ۔ ملنے کا پتہ ۳۰ نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۵ ۔ صفحات ۱۴۴ ۔

قرآن مجید نے ذات باری تعالیٰ کا صحیح احساس اور شعور پیدا کرنے کے لئے انفس و آفاق پر بار بار غور کرنے کی دعوت دی ہے ۔ ایک انسان جب اپنی جسمانی ساخت کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نہایت ہی پیچیدہ مشین بڑی حکمت اور دانائی کے ساتھ تیار کی گئی ہے اور وہ بڑی عمدگی کے ساتھ اپنا کام کر رہی ہے ۔ انسان کی دلی کیفیات اور قلبی واردات اس بات کی نہایت واضح طور پر غمازی کرتی ہیں کہ اس عالم مجاز و محسوسات سے بالاتر، ہمارے نظام کائنات سے ارفع و اعلیٰ ایک ان دیکھا نظام موجود ہے جس کی منشا کے ساتھ خود کو مطابق کرنا، انسان کی فطری آرزو اور امنگ ہے ۔

اب سوال یہ ہے کہ خود اس

دیکھے بھالے بن سوجھے جانے پہچانے بن بوجھے

وجود کا احساس انسان کے نفس میں کیونکر پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی تو یہ احساس صحف سماوی کی سند پر ایمان رکھنے کی وجہ سے پرورش پاتا ہے ۔ کبھی دنیا کے ہنگامۂ خیر و شر کو دیکھ کر یہ احساس ابھرتا ہے کہ ایک اعلیٰ اور بالا مقتدر ضرور ہونا چاہیے ۔ کبھی فطرت کے جمیل مناظر

کو دیکھ کر انسان بے ساختہ پکار اٹھتا ہے کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ انسان نے ہمیشہ سے فطرت کے جمال میں حسنِ ازل کی جھلک دیکھی ہے۔ پہاڑوں اور جنگلوں کی خاموش گویائی پکار پکار کر اسے ایک وجود کی طرف متوجہ کرتی رہی ہے۔ سورج کی خشمگیں کرنوں میں، چاند کی ٹھنڈک میں، صبح کی صباحت اور شام کی ملاحت میں اُسے آیاتِ الٰہی نظر آتی ہیں۔ دنیا کا کوئی ادب نہیں جس میں ہمیں ان آیاتِ وجدانی کے متعلق انمول جواہر پارے نہیں ملتے۔ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نے انہی آیاتِ وجدانی کی حکمتوں پر اپنے حکیمانہ اسلوب میں بحث کی ہے اور بتایا ہے کہ ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

مولانا محمد علی لطفی صاحب نے اس بیش قیمت کتاب کا اُردو میں ترجمہ کر کے ایک قابلِ قدر خدمت سرانجام دی ہے۔

تاریخ صُحُفِ سماوی | تالیف: پروفیسر سید نواب علی صاحب۔ شائع کردہ: مکتبہ افکار ایمین روڈ کراچی۔ قیمت مجلد پانچ روپے۔ صفحات ۳۶۸

یہ فاضلانہ کتاب سب سے پہلے ۱۹۱۹ء میں نولکشور پریس لکھنؤ سے شائع ہوئی اور اس نے ملک کے سارے علمی حلقوں سے غیر معمولی خراجِ تحسین حاصل کیا۔ اب اکتالیس برس کے بعد اس قیمتی تصنیف کو فاضل مصنف نے نظرِ ثانی اور مفید اضافوں کے ساتھ دوبارہ شائع کیا ہے۔ پوری کتاب پروفیسر صاحب کے تبحرِ علمی، اور ذوقِ تحقیق کی آئینہ دار ہے۔ اس میں انہوں نے عہدِ عتیق اور عہدِ جدید کی صحت پر بڑی عمدگی سے بحث کی ہے اور مستند حوالوں کے ذریعہ ثابت کیا ہے کہ ان کے ماننے والوں نے ان میں بہت کچھ ردوبدل کیا۔ تیسرے حصّے میں انہوں نے بڑے ہی ٹھوس دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید ہر قسم کی تحریف سے محفوظ ہے اور اس کا جو نسخہ ہمارے پاس موجود ہے یہ بالکل وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات پر نازل کیا تھا۔ اس میں کسی ایک لفظ یا شوشہ تک کا تغیر و تبدل نہیں ہوا۔